۱۴۔ رباعیات

تعارفِ شاعر : عمر خیاؔم (۱۰۴۸ءتا ۱۱۳۱ء) : غیاث الدین نام، ابوالفتح کنیت اور خیاؔم تخلص تھا۔ ان کے والد ابراہیم چونکہ خیمہ دوز تھے اس لیے خیاؔم تخلص اختیار کیا۔ انھوں نے نظام الملک طوسی اور حسن بن صباح کے ساتھ تعلیم پائی۔ وہ فلسفے میں بوعلی سینا کے ہمسر تھے۔ وہ مذہبی علوم اور ادب و تاریخ کے فن میں امام اور علمِ نجوم کے ماہر تھے۔ نظامی عروضی سمرقندی جیسے عالم ان کے شاگرد تھے۔

عمر خیاؔم نے مختلف علوم وفنون میں کتابیں لکھیں مگر ان کی رباعیات کو عالمی اور دائمی شہرت حاصل ہوئی۔ مختلف زبانوں میں ان کا ترجمہ ہوا۔ ان کی رباعیات میں آمرزشِ گناہ، توبہ و استغفار، اخلاق و تصوف، حسن و عشق ہر قسم کے مضامین پائے جاتے ہیں۔ مگر بادہ و مینا اور بے ثباتیِ دنیا ان کے خاص موضوعات ہیں۔

تعارفِ شاعر : افسؔر سبزواری کا نام محمد ہاشم میرزا اور تخلص افسر تھا۔ ان کے والد کا نام نوراللہ میرزا تھا۔ وہ ۱۲۹۷ھ میں سبزوار میں پیدا ہوئے۔ افسؔر دورِ قاچار کے ایک ادیب اور شاعر تھے۔ انھوں نے ابتدا میں منطق، معنی و بیان، بدیع و ریاضیات کا علم حاصل کیا۔ وہ فارسی ادبیات کے عالم تھے۔ جوانی کے زمانے سے ہی انھیں شعر کہنے میں دلچسپی تھی۔ وہ رباعی اور قطعہ میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔ افسؔر کے اشعار عام طور پر رواں اور پیچیدگی و تکلف سے پاک ہوتے ہیں جن میں وہ اخلاقی، اجتماعی اور وطنی موضوعات کو برتتے ہیں۔ ۱۳۵۹ھ میں ۶۲ رسال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا اور شہرِ رے میں سپردِ خاک ہوئے۔

تعارفِ شاعر : سرمؔد (وفات ۱۶۶۱ء) سرمؔد کا شمار فارسی کے ان گنے چنے شعرا میں ہوتا ہے جنھوں نے رباعی جیسی مشکل صنف کو اپنے خیالات کے اظہار کا وسیلہ بنایا۔ ان کے سنِ پیدائش کا پتہ نہیں چلتا۔ لوگوں کو سرمؔد کے حالاتِ زندگی کا بہت کم علم ہے۔ ان کا آبائی وطن 'کاشان' تھا۔ وہ نسلاً یہودی تھے۔ انھوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد اسلامی نام محمد سعید اختیار کیا۔ وہ تجارت کی غرض سے شاہجہاں کے دور میں ہندوستان آئے اور سندھ کے شہر ٹھٹھہ میں قیام پذیر ہوئے۔ بعد میں وہ دہلی آئے جہاں انھیں شہرتِ عام حاصل ہوئی۔ اورنگ زیب کے زمانے میں سرمؔد کی غیر شرعی حرکات کے سبب علما نے ان کے قتل کا فتویٰ دیا۔ انھیں جامع مسجد دہلی کی سیڑھیوں کے قریب قتل کیا گیا اور وہیں دفن کیا گیا۔ ان کی رباعیات جذب و سرمستی کا مرقع ہیں۔

(۱)

غم چند خوری بکارِ ناآمدۂ خویش
رنج ست نصیبِ مردمِ دور اندیش
خوش باش و جهان تنگ مکن بر دلِ خویش
کز خوردنِ غم قضا نگردد کم و بیش

(عمر خیاؔم)

(۲)

ای دل ! رہِ بیہودہ چرا می پوئی
راهی که نمی رَوی چرا می جوئی
ای دل گفتی ز عاشقی توبه کنم
کاری که نمی کنی چرا می گوئی

(افسؔر سبزواری)

(۳)

یا رب زکرم به بخش تقصیرِ مرا
مقبول بکن نالۂ شب گیرِ مرا
پیری و گناهی ماجرائیست عجب
لطفِ تو کند چارۂ تدبیرِ مرا

(سرمؔد)

فرہنگ (Glossary)

عمر خیامؔ:

مردم	لوگ	People
دور اندیش	دور کا سوچنے والا	Far-sighted
خوش باش	خوش رہو	Be happy

افسؔر سبزواری:

بیهوده	بے کار	Useless
پوئی	تو دوڑے	Run
جوئی	تو ڈھونڈے	Search, find

سرمؔد:

تقصیر	گناہ	Sin, fault
نالۂ شب گیر	رات کا رونا	Weeping at night
پیری	بڑھاپا	Oldage
چارۂ تدبیر	کسی مسئلے کا حل	Solution

Exercise / پرسش

رباعی ۱:

۱۔ خیاؔم نے رباعی میں جو پیغام دیا ہے، اسے اُردو یا انگریزی میں لکھیے۔

Write the message given by 'Khayyam' through this Rubai in Urdu or English.

۲۔ رباعی سے مصدر تلاش کرکے لکھیے۔

Find infinitive from the Rubai.

۳۔ درج ذیل شعر میں سے ہم معنی الفاظ لکھیے۔

Find synonyms from the following couplet.

غم چند خوری بکارِ ناآمدۂ خویش
رنج ست نصیبِ مردمِ دور اندیش

رباعی ۲:

۱۔ 'رہِ بیھودہ' ترکیب کی تشریح کیجیے۔

Explain the term : 'رہِ بیھودہ'

۲۔ اس رباعی کے پیغام کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

Write the message conveyed through this Rubai in your own words.

۳۔ اس رباعی کے شاعر کا نام لکھیے۔

Write the name of poet of this Rubai.

رباعی ۳:

۱۔ اس رباعی میں شاعر نے جو پیغام دیا ہے، اسے تحریر کیجیے۔

Write the message of the poet given through this Rubai

۲۔ 'نالۂ شب گیر' اس ترکیب کی وضاحت اُردو یا انگریزی میں کیجیے۔

Define the term 'نالۂ شب گیر' in Urdu or English.

۳۔ درج ذیل الفاظ کی ضد رباعی سے تلاش کرکے لکھیے۔

Find antonyms of the following words from Rubai.

ستم ، ثواب ، شباب